117677 ـ خاوند نے بیوی کو قسم دے کر کہا کہ اگر تم نے بہنوئی سے بات کی تو تمہیں طلاق اور بیوی نے بغیر ارادہ و قصد بہنوئی سے کلام کر لی

سوال

میں شادی شدہ ہوں اور میرے خاوند نے قسم اٹھائی کہ میں اپنے بہنوئی سے بات نہ کروں، تو کیا یہ حلال ہے ؟
یہ علم میں رہے کہ میرے بہنوئی نے میری بہن کو ایک بار کہا کہ اپنی بہن کو سلام کہنا، میری بہن نے مجھے اس کے بارہ میں بتایا اور میں نے سلام کا جواب دیا کیا طلاق واقع ہو گئی ، اور ایک بار میں نے اپنے بہنوئی سے بغیر ارادہ بات بھی کر لی تو کیا اس سے طلاق واقع ہو جائیگی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اگر آپ کے خاوند کا قسم اٹھانا کہ تم اپنے بہنوئی سے کلام نہ کرو یہ طلاق کی قسم تھی مثلا اس نے کہا: تم اس سے بات نہ کرنا وگرنہ مجھ پر طلاق، یا اس نے اس پر طلاق کو معلق کرتے ہوئے کہا: اگر تم نے اپنے بہنوئی سے بات کی تو تمہیں طلاق یا تم طلاق یافتہ ہوگی.

چنانچہ اگر تو خاوند کا آپ کو اپنے بہنوئی سے بات چیت کی ممانعتك رنے کا سبب واضح ہو مثلا وہ شخص یعنی آپ کا بہنوئی آپ سے بات چیت کرتے وقت اپنی کلام پر کنٹرول نہیں کرتا، یا پھر بات لمبی اور ایسی ہوتی ہو جو آپ کے خاوند کو پسند نہیں، یا پھر بہنوئی کا آپ سے بات چیت کرنے میں خرابی کا باعث ہو تو پھر آپ کے خاوند کے لیے آپ کو کلام کرنے سے روکنے میں کوئی حرج نہیں، چاہے وہ خود بھی آپ کی بہن سے کلام کرتا ہو.

یہ معلوم ہونا چاہیے کہ آپ اپنے بہنوئی کے لیے ایک اجنبی عورت کی حیثیت رکھتی ہیں، اس لیے آپ کے لیے بہنوئی کے سامنے بےپردہ ہونا حلال نہیں اور نہ ہی چہرہ ننگا رکھ سکتی ہیں، اور اسی طرح آپ کے لیے اس کے ساتھ مصافحہ کرنا بھی جائز نہیں ہے.

آپ کو چاہیے کہ آپ بہنوئی کے ساتھ کلام کرتے وقت کنٹرول کریں کہ بات لمبی نہ ہو اور نہ ہی اس میں نرم لہجہ ہو کہ لہك لہك کر بات کریں اور ہنس کر بات کو آگے بڑھائیں اور پھر بغیر ضرورت اس سے کلام مت کریں؛ کیونکہ وہ باقی اجنبی مردوں کی طرح آپ کے لیے ایک اجنبی کی حیثیت رکھتا ہے.

دوم:

اس قسم یا طلاق معلق کرنے میں تفصیل پائی جاتی ہے:

اگر خاوند کا قصد ہو کہ آپ نے اپنے بہنوئی سے کلام کی تو آپ کو طلاق، تو آپ کا اپنے بہنوئی سے بات چیت کرنے کی صورت میں طلاق واقع ہو جائیگی.

اور اگر خاوند کا صرف آپ کو بہنوئی کے ساتھ کلام کرنے سے منع کرنا مقصد ہو تو اور طلاق واقع کرنے کا مقصد نہ ہو تو یہ قسم ہو گی، اگر چاہے تو آپ کو اس کی اجازت دے کر اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے یہی تفصیل اختیار کی ہے اور اہل علم کی ایك جماعت کا فتوی بھی یہی ہے، لیکن جمہور اس تفصیل کے قائل نہیں، بلکہ وہ کہتے ہیں کہ اگر بات چیت کی تو طلاق واقع ہو جائیگی اور اس میں قسم اٹھانے والے کی نیت نہیں دیکھی جائیگی.

مزید آپ سوال نمبر (39941) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

سوم:

اگر آپ نے اپنے بہنوئی سے کلام کی اور آپ کو اپنے خاوند کی قسم یاد نہ تھی تو راجح قول کے مطابق طلاق واقع نہیں ہو گی، شافعیہ کا مسلك یہی ہے، اور امام احمد سے بھی ایك روایت ہے جسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے اور المرداوی نے بھی اسے ہی صحیح کہا ہے " انتہی

دیکھیں: الانصاف (9 / 114).

شیخ الاسلام زکریا انصاری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" (اور اسی طرح) اگر کسی (غیر کے) فعل پر طلاق ومعلق کی بیوی یا کسی اور کے اور اس نے اس سے (اسے منع کرنے کا ارادہ کیا) یا پھر اسے ابھارا (اور وہ ان میں شامل ہو جس کی پرواہ کی جائے) تو اس کے معلق کرنے پر وہ اس میں دوستی وغیرہ کی بنا پر اس کی مخالفت نہ کرے (اور اسے اس کے معلق کرنے کا علم ہو اور اور غیر نے بھول کر یا پھر جہالت کی حالت میں یا جبر کی حالت میں اسے کو کر لیا) انتہی

دیکھیں: اسنی المطالب (3 / 301).

اور ابن حجر الهیتمی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جب اس نے طلاق کی قسم اٹھائی کہ وہ خود یا کوئی دوسرا اس عمل کو کرے تو اس نے وہ عمل بھول کر یا پھر جبر کی حالت میں کر لیا، یا اختیار کی حالت میں اس عمل کو جہالت کے ساتھ کر لیا، حکم سے جاہل نہیں اس کے خلاف جس کو وہم ہو تو اس کی قسم نہیں ٹوٹےگی کیونکہ سابقہ حدیث میں بیان ہوا ہے:

" یقینا اللہ سبحانہ و تعالی نے میری امت سے بھول چوک اور خطا و نیسان اور جس پر انہیں مجبور کر دیا گیا ہو معاف کر دیا ہے "

یعنی ان تین امور میں ان کا مؤاخذہ نہیں ہوگا.. اور اسی طرح اگر اس نے کسی دوسرے شخص جس کی پرواہ کی جائے کے عمل پر معلق کیا تو بھی قسم نہیں ٹوٹےگی، کہ وہ اس اس معاملہ میں دوستی یا پھر حیاء اور مروت کی بنا پر مخالفت نہیں کریگا، اور اس سے اس کا مقصد اسے روکنا یا پھر کسی بات پر آمادہ کرنا ہو، اور اسے معلق کردہ کا علم بھی ہو تو دوسرے نے بھول کر یا جہالت کی حالت میں یا جبر کی حالت میں وہ عمل کر لیا تو قسم نہیں ٹوٹےگی " انتہی

دیکھیں: الفتاوی الفقھیۃ الکبری (4 / 178).

مزید آپ شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا فتاوی (22 / 47) ضرور دیکھیں.

سوم:

آپ کی بہن کا آپ کو بہنوئی کی سلام پہنچانا اور آپ کا اس کی سلام کا جواب دینا یہ بہنوئی سے بات چیت اور کلام شمار نہیں ہوتا، اس لیے آپ کو کوئی نقصان نہیں دیگا، آپ کو چاہیے کہ اس سلسلہ میں آپ اپنے خاوند سے رجوع کریں کہ اس نے آپ کو کس چیز کی اجازت دی ہے اور کس چیز سے منع کیا ہے، اور اس نے قسم میں کیا نیت کی تھی.

کیونکہ نیت الفاظ کو مخصوص کرتی ہے، ہو سکتا ہے اس نے آپ کو کچھ وقت کے لیے بات چیت کرنے سے منع کیا ہو مستقل طور پر نہیں، یا پھر ہر حالت میں نہیں بلکہ کسی حالت میں، یا وہ چاہتا ہو کہ آپ بہنوئی سے لمبی اور لہک لہک کر کلام نہ کریں، اور سلام وغیرہ سے منع نہ کیا ہو جو کلام پیش کی جاتی ہے.

ہم آپ کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اپنے گھر اور خاندان کی حرص رکھیں، اور اپنے بہنوئی سے بالکل کلام مت کریں، اور ہر اس عمل سے اجتناب کریں جو آپ کے لیے اس میں واقع ہونے کا سبب بن سکتا ہو، اور پھر جب آپ کا خاوند ایسا کرنے سے روکتا ہے، اور یہ نہ ہو کہ کہیں طلاق ہی ہو جائے، اور اس کے ساتھ ساتھ آپ اپنے خاوند کے بارہ میں حسن ظن رکھیں اور اس کے لیے کوئی عذر تلاش کر لیں، ہو سکتا ہے اس کا کوئی ایسا سبب ہو جس کی بنا پر اس نے ایسا کیا ہے.

اور اسی طرح ہم آپ کو نصحیت کرتے ہیں کہ آپ اپنے بہنوئی کے سامنے مکمل شرعی پردہ کر کے آیا کریں، اور اسی طرح اپنے خاوند کے بھائیوں کے سامنے بھی مکمل پردہ کریں کیونکہ یہ سب آپ کے لیے ایك اجنبی مرد کی حیثیت رکھتے ہیں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو مزید صحیح اعمال کرنے کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .